قنوتِ نازلہ
اجتماعی مصیبت کے وقت کی نبوی ﷺ دعا

ندیم احمد انصاری

مسلمان اس وقت جن حالات سے دوچار ہیں، حلب وشام میں خصوصاً اور پورے عالم میں عموماً، ضروری معلوم ہوا کہ ایسے وقت میں نبوی علاج کی رہنمائی کی جائے، جس میں اصل تو گناہوں سے توبہ و تعلق مع اللہ ہے، اور من جملہ ان کے قنوتِ نازلہ کا اہتمام بھی ہے، جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو تعلیم دی ہے۔ آقائے دو جہاں، رحمۃ للعالمین ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا اسوۂ حسنہ یہ ہے کہ جب مسلمانوں پر کوئی عام اور عالم گیر مصیبت نازل ہو، مثلاً غیر مسلم حکومتوں کی طرف سے حملہ اور تشدد ہونے لگے اور دنیا کے سر پر خوف ناک جنگ چھا جائے یا دیگر بلاؤں اور بربادیوں اور ہلاکت خیزیوں میں مبتلا ہو جائے، تو ایسی مصیبت کے دفعیے کے لیے فرض نمازوں میں قنوتِ نازلہ پڑھتے تھے، اور جب تک وہ مصیبت دفع نہ ہو جائے، یہ عمل برابر جاری رہتا تھا اور اس کا جواز عموماً جمہور ائمہ اور خصوصاً حنفیہ کے نزدیک باقی ہے اور منسوخ نہیں ہے؛ بلکہ جب کوئی عام مصیبت پیش آئے تو مصیبت کے زمانے تک قنوتِ نازلہ پڑھنا جائز ہے، لہٰذا مسلمانوں کو ضرورت کے وقت اس سنت پر عمل کرنا چاہیے اور قنوتِ نازلہ پڑھنے کے ساتھ ساتھ توبہ واستغفار کی کثرت، ظلم وزیادتی اور فسق وفجور اور ہر قسم کے گناہوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔ مسلمان حقوق العباد کی ادائیگی کا پورا پورا لحاظ رکھیں، آپس میں محبت وہم دردی اور اتفاق پیدا کریں، لہو ولعب سے پرہیز کریں اور اپنے خالق بزرگ وبرتر کی بارگاہ میں گریہ وزاری کے ساتھ مناجات ودعا کریں؛ غرض یہ کہ ہر قسم کے اوامر واخلاقِ حسنہ پر عمل کی کوشش کریں اور ہر قسم کی منکرات و برائی سے بچیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتِ کاملہ سے امید ہے کہ وہ اپنے بندوں کی دعائیں قبول اور ان کو اس گردابِ بلا سے نجات وخلاصی عطا فرمائے گا۔ (عمدۃ الفقہ: ۲/۲۹۵ بترمیم)

چند احادیث

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ایک مہینے تک نمازِ فجر میں قنوت پڑھی، جس میں آپ نے عرب کے بعض قبیلوں؛ رِعْل، ذکوان، عُصَیَّہ اور بنی لحیان کے خلاف بددعا فرمائی۔ (بخاری: ۱۵۷۹) حضرت انس بن مالکؓ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ماہ تک قنوتِ نازلہ پڑھی اور اس کے بعد چھوڑ دی۔ (ابوداود: ۱۴۴۵) حضرت انس بن مالکؓ سے دریافت کیا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز میں قنوتِ نازلہ پڑھی ہے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ پھر پوچھا گیا کہ رکوع سے پہلے پڑھی ہے یا رکوع کے بعد؟ فرمایا: رکوع کے بعد۔ (ابوداؤد: ۱۴۴۴)

تین قنوت

لفظ 'قنوت' کے معنی ہیں 'دعا'، اور قنوت تین ہیں: (۱) ایک وہ جو وتر میں پڑھی جاتی ہے (۲) دوسری قنوتِ نازلہ ہے، یعنی وہ قنوت جو دشمن کی طرف سے آنے والی اُفتاد کے وقت میں پڑھی جاتی ہے، یہ قنوت اجتماعی ہے، جب مسلمانوں کو دشمن کی طرف سے کسی آفت کا سامنا ہو تو انھیں قنوتِ نازلہ پڑھنی چاہیے۔ پھر امامِ اعظم رحمہ اللہ کا مشہور قول یہ ہے کہ یہ قنوت صرف نمازِ فجر کی دوسری رکعت کے قومے میں پڑھی جائے اور دوسرا قول یہ ہے کہ تمام جہری نمازوں میں پڑھ سکتے ہیں، اور امام شافعیؒ کے نزدیک پانچوں نمازوں میں قنوتِ نازلہ پڑھ سکتے ہیں (۳) تیسری قنوت، 'قنوتِ راتبہ یعنی ہمیشہ پڑھا جانے والی قنوت'، اس کے صرف امام مالک اور امام شافعیؒ قائل ہیں۔ پھر امام مالک رحمہ اللہ اس کو مستحب گردانتے ہیں اور امام شافعی رحمہ اللہ سنت، باقی دو امام اس قنوت کو تسلیم نہیں کرتے اور یہ قنوت صرف فجر کی نماز میں دوسری رکعت کے قومے میں پڑھتے ہیں۔ (تحفۃ الالمعی: ۲/۲۳۶)

نیز درست یہ ہے کہ قنوتِ نازلہ جنگ کے ساتھ مخصوص نہیں؛ بلکہ جب بھی مسلمانوں پر کوئی مصیبت آجائے یا فتنے میں مبتلا ہوں تو اسے پڑھا جائے۔ (خیر الفتاویٰ: ۲/۲۸۸) جب طاعون یا ہیضے وغیرہ کی وبا پھیل جائے، جس سے لوگ مضطرب اور پریشان ہوں، تو قنوتِ نازلہ پڑھی جاسکتی ہے؛ تاآں کہ اللہ تعالیٰ اس مصیبت کو دور کردے۔ (فتاویٰ رحیمیہ: ۶/۲۱ صالح)

قنوتِ نازلہ سب کے لیے

قنوتِ نازلہ کا حکم عام ہے، مرد، عورت، امام، منفرد ہر ایک کو شامل ہے۔ جماعت کی قید اور مَردوں کی تخصیص اور منفرد یا عورتوں کے لیے ممانعت کی صریح اور صحیح دلیل منقول نہیں ہے۔ ''قَنَتَ الإمامُ'' اس کے لیے کامل دلیل نہیں ہے۔ (حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحبؒ کا بھی یہی نظریہ

ہے) لہٰذا منفرد اور عورتیں اپنی نماز میں دعائے قنوت پڑھ سکتی ہیں؛ مگر عورتیں زور سے نہ پڑھیں۔ (فتاویٰ رحیمیہ :۶/ ۲۳)

قنوتِ نازلہ پڑھنے کا طریقہ

اس لیے عام مصیبت کے وقت بالاتفاق نمازِ فجر کی جماعت میں قنوتِ نازلہ پڑھنا مسنون و مستحب ہے، جس میں نہ قنوتِ وتر کی طرح ہاتھ اٹھائیں نہ تکبیر کہیں۔ (جواہر الفقہ :۶/ ۱۲۶) یعنی قنوتِ نازلہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نمازِ فجر کی دوسری رکعت میں رکوع کے بعد سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہہ کر امام قومہ کرے، اور اسی حالت میں دعائے قنوت پڑھے اور جہاں جہاں وہ ٹھہرے، وہاں سارے مقتدی آہستہ آہستہ آمین کہتے رہیں، پھر دعا سے فارغ ہوکر اللّٰہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں چلے جائیں اور بقیہ نماز امام کی اقتدا میں معمول کے مطابق ادا کریں۔ 'عمدۃ الفقہ' میں ہے کہ بہ اعتبارِ دلیل کے قوی یہ ہے کہ [قنوتِ نازلہ] رکوع کے بعد پڑھی جائے، یہی اولیٰ اور مختار ہے۔ دعا سے فارغ ہوکر اللّٰہ اکبر کہہ کر سجدے میں جائیں۔ اگر یہ دعا مقتدیوں کو یاد ہو، تو بہتر ہے کہ امام بھی آہستہ پڑھے اور سب مقتدی بھی آہستہ پڑھیں اور اگر مقتدیوں کو یاد نہ ہو، جیسا کہ اکثر تجربہ اس کا شاہد ہے تو بہتر یہ ہے کہ امام زور سے پڑھے اور سب مقتدی آہستہ آہستہ آمین کہتے رہیں۔ (عمدۃ الفقہ :۲/ ۲۹۶ بترمیم)

قنوتِ نازلہ

قنوتِ نازلہ مختلف روایات میں قدرے مختلف الفاظ کے ساتھ وارد ہوئی ہے، ایک جامع دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيْ مَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنَا فِيْ مَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنَا فِيْ مَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَا أَعْطَيْتَ، وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ، فَإِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ، إِنَّهُ لَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ، وَ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلِلْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَ أَصْلِحْهُمْ وَ أَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ، وَ أَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْإِيْمَانَ وَالْحِكْمَةَ، وَثَبِّتْهُمْ عَلىٰ مِلَّةِ رَسُوْلِكَ، وَاَوْزِعْهُمْ أَنْ يَشْكُرُوْا نِعْمَتَكَ الَّتِيْ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ، وَأَنْ يُوْفُوْا بِعَهْدِكَ الَّذِيْ عَاهَدْتَّهُمْ عَلَيْهِ، وَانْصُرْهُمْ عَلَى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ، اِلٰهَ الْحَقِّ، سُبْحَانَكَ، لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ. اَللّٰهُمَّ انْصُرْ عَسَاكِرَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَالْعَنِ الْكَفَرَةَ وَالْمُشْرِكِيْنَ، الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ، وَيُقَاتِلُوْنَ أَوْلِيَائَكَ. اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ، وَفَرِّقْ جَمْعَهُمْ، وَشَتِّتْ شَمْلَهُمْ، وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ، وَاَلْقِ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ، وَخُذْهُمْ أَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ، وَأَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ.